الجواب بعون ملہم الصواب

شرعاً بیوہ پر لازم ہے کہ اسی کرایہ کے مکان میں اپنی عدت
گذارے جسمیں وہ شوہر کے انتقال کے وقت شوہر کے ساتھ رہائش پذیر
تھی اور کسی معتبر عذر کے بغیر اس مکان کے علاوہ کسی دوسرے مکان میں
عدت گذارنا جائز نہیں، تاہم اگر سوال میں بیان کردہ باتوں کی وجہ سے
وہ اس مکان میں رہنے سے قاصر ہو اور قرب و جوار میں بھی کوئی انتظام
نہ ہو سکتا ہو تو بدرجہ مجبوری والدین کے گھر منتقل ہو جانے کی گنجائش
معلوم ہوتی ہے ــــ واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

۱۷/۸/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
عبدالمنان عفی عنہ
۱۷/۹/۱۴۳۰ھ

جناب مفتی صاحب دارالعلوم کراچی ۱۱/ای

ایک لڑکی کو اسکے شوہر نے مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا۔ دو بچے ایک لڑکی
ایک لڑکا ہیں تقریباً 6 اور 4 سال کی عمر کے۔ بچے اپنے پاس رکھ لیے پھر
آٹھ دس روز کے بعد طلاق نامہ بھیج دیا۔ اس سے پہلے بھی متعدد
بار مار پیٹ کر چکا تھا لیکن ایک مرتبہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر آگئی
اور تقریباً پانچ مہینے رہی۔ اس دوران لڑکی کے والدین نے خلع کی
درخواست دی تھی۔ لیکن ساتھ ہی یہ نوٹ بھی لکھا تھا کہ اگر وہ صحیح
طریقے سے رکھنا چاہے تو لیجائے۔ تو وکیل کے سامنے صلح کر کے
وہ اپنے ساتھ لے گیا تھا اور خلع نہیں لیا گیا
ان پانچ مہینوں کے دوران لڑکی کو اسکے ماں باپ نے

یونیورسٹی میں داخلہ دلوادیا تھا تاکہ وہ ایم۔اے کرلے اور اپنے مستقبل کیلئے
کچھ کرسکے۔ جب وہ بی اے کرلیا تو اسکے سامنے یہ بات رکھی کہ وہ چاہے تو
پڑھوائے اور نہ چاہے تو یونیورسٹی نہ بھیجے۔ مگر اس نے کہا میں تو پڑھوانا
چاہتا ہوں۔ اس لڑکی نے ایک سمسٹر کو اچھی پوزیشن کیساتھ پاس کرلیا۔ اب
مسئلہ یہ ہے کہ اگلا سمسٹر ایک ہفتہ کے بعد شروع ہو رہا ہے۔ تو کیا یہ ہو
سکتا ہے کہ وہ عدت کے دوران یونیورسٹی میں اپنے بھائی کیساتھ جائے
صبح آٹھ بجے تک اور شام سے پہلے گھر واپس آجائے جیسا کہ شریعت
میں روزگار کے لیئے اجازت ہے؟

لڑکی مکمل پردہ کرتی ہے۔ صرف آنکھیں کھلی ہوئی ہوتی ہیں۔
یونیورسٹی بالکل سادگی کے ساتھ جاتی ہے۔ اور وہاں کسی سے دوستی
وغیرہ بھی نہیں ہے۔

خلاصہ سوال کا یہ ہے کہ لڑکی عدت کے دوران
یونیورسٹی پڑھنے جاسکتی ہے یا نہیں؟

شفیق احمد
مکان نمبر 399 فیلکن کمپلیکس
آف شہید ملت روڈ گیٹ نمبر 8
0321-2420009

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیاً

حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے عدت والے مکان سے نہ نکلنے کی صورت میں مال ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتو دورانِ عدت اس مکان سے نکلنے کی اجازت دی ہے تاکہ مال ضائع ہونے سے بچ جائے لہذا صورت مسئولہ میں مذکورہ عورت نے ایم اے کا امتحان دینے کے لئے اگر طلاق سے پہلے ہی فیس جمع کرادی تھی اور اب فیس کی واپسی کی بھی کوئی صورت نہیں ہے اور امتحان نہ دینے کی صورت میں فیس کی رقم ضائع ہوجائیگی تو اس مجبوری میں صرف امتحان دینے کے لئے گھر سے نکلنے کی گنجائش ہے لیکن امتحان کے بعد فوراًواپس گھر آنا ضروری ہے۔

فی الدر المختار (ج ۳ص ۵۳۵)

ولاتخرج معتدة رجعی وبائن ......من بیتها اصلا لالیلاولانهارا......وجوّزفی القنیة خروجهالاصلاح مالابدلهامنه ......ولایخرجان منه الاان تخرج اوینهدم المنزل اوتخاف انهدامه **اوتلف مالها** اولاتجد کراء البیت ونحوذلك من الضرورات۔

فی البحر الرائق (ج۵ص ۱۵٤)

والمراد باالانهدام خوفه کمافی الظهیریة فلهاالخروج اذاخافت الانهدام علیها، **والمراد** اذاخافت علی نفسهاومتاعهامن اللصوص فلهاالتحول للضرورة ولیس المراد حصر الاعذار فیماذکر......وفی القنیة خرجت المعتدة لاصلاح مالابدلهاکالزراعة وطلب النفقة واخراج الکرم ولاوکیل لهافلهاذلك۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

العبد

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴-۸-۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۴/۸/۱۴۳۰ھ

Scanned by CamScanner